تدوین فقہ اسلامی کی مساعی (دوسری صدی ہجری کا خصوصی مطالعہ)

یاسر عرفات *

Abstract

Science of Fiqh is representative of legal aspect of Islam. Its foundations were also laid in the time of Holy Prophet Muhammad (S.A.W) like other major Islamic Sciences. Muslim Scholarship did great effort to preserve, compile and transform the science of Fiqh since its beginning. Orientalists tried to show in their writings that Muslims had no legal system and literature regarding law and legal matters in their beginning period. While reality is that science of Fiqh was introduced by Holy Quran and Prophet Muhammad (S.A.W) and Prophet himself laid its foundations and developed it. Literature regarding law and legal affairs existed and compiled in the time period of Prophet and the later part of first Hijrah century. This article deals with the efforts of Muslim Scholars of second century in the field of Fiqh and elaborates their contribution to the compilation of this science.

***KEYWORDS**: Fiqh, Compilation, Abu Hanifa, Maalik, Al-Shafi'i, Ibn-e-Hanbal.*

تمہید

دوسری صدی ہجری تدوین علوم کی صدی بھی کہلاتی ہے کہ جس میں مختلف علوم کی تشکیل و تدوین کا آغاز ہوا۔ احادیث نبوی کی جمع وکتابت کا اہتمام عہدِ نبوی ہی میں شروع ہوگیا تھا لیکن یہ ساری کاوشیں

* ڈاکٹر یاسر عرفات، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، جی۔سی۔یونیورسٹی، فیصل آباد۔

انفرادی سطح کی تھیں۔باضابطہ طور پر احادیث مبارکہ کو جمع کرنے کا آغاز عمرؒ بن عبدالعزیز نے کیا جب انھوں نے مختلف علاقوں میں موجود علماوعمال کو احادیث رسول کو جمع اور تحریر کرنے کا کہا۔عمرؒ بن عبدالعزیز کی ہدایت وترغیب کو مد نظر رکھ کر تدوین حدیث کے عظیم عمل میں شامل ہونے والوں میں اہم نام امام محمد بن مسلم شہاب زہری کا ہے جن کی خدمات حدیث دیکھ کر ان کے معاصرین نے کہا کہ اگر زہری نہ ہوتے تو سنت کا بڑا حصہ ضائع ہوجاتا۔(۱)

دیگر بڑے اصحاب جن کی سعئ بلیغ کی بدولت تدوین حدیث کے مختلف مراحل طے ہوئے ذیل میں مذکور ہیں:

۱۔مدینہ میں امام مالک بن انس	۲۔مکہ میں عبدالملک بن عبدالعزیز
۳۔کوفہ میں سفیان ثوری	۴۔بصرہ میں حماد بن سلمہ اور سعید بن ابی عروبہ
۵۔واسط میں ہیثم بن شبیر	۶۔شام میں عبدالرحمن اوزاعی
۷۔یمن میں یعمر بن ارشد	۸۔خراسان میں عبداللہ بن مبارک
۹۔رے میں جریر بن عبدالحمید(۲)	

احادیث نبویہ کی باقاعدہ تدوین کا فقہ اسلامی پر بڑا گہرا اثر ہوا۔مختلف مسائل ومعاملات میں فقہاکی آراکی تشکیل میں مدوّن ذخیرۂ احادیث نے بڑی مدد دی۔تدوین حدیث کے ابتدائی مرحلے میں احادیث کی تبویب نہیں کی گئی بلکہ احادیث کے ساتھ ساتھ صحابہ اور تابعین کے اقوال وفتاویٰ کو مخلوط طریقے سے جمع کیا گیا اور بعد میں آئمہ حدیث نے اسناد اور تبویب کے طریقے پر اپنی عظیم تالیفات کے ذریعے ذخیرہ حدیث کو محفوظ کیا اور احادیث واقوال الگ الگ نقل کیے گئے۔

پہلی صدی ہجری کے آخری اور دوسری صدی ہجری کے ابتدائی دور میں جن ائمہ دین کی خدمات فقہ اسلامی کا پتہ چلتا ہے ان میں ایک بڑا نام امام زہری کا ہے جن کا ما قبل تذکرہ کیا گیا ہے۔ان کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ابو الزناد عبداللہ بن ذکوان کے پاس مرقوم حلال وحرام کے مسائل کو سننے کے بعد لکھ لیا کرتے تھے۔اسی طرح علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ امام زہری کے فتاویٰ تین جلدوں میں تھے اور یہ فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیے گئے تھے۔امام حسن بصری جنھوں نے صحابۂ کرام کی کثیر تعداد کو پایا تھا ان کے فتاویٰ سات ضخیم جلدوں میں محفوظ کیے گئے۔(۳)

دوسری صدی ہجری میں فقہ اسلامی اور فقہائے عظام

دوسری صدی ہجری میں فقہی میدان میں خدمات سرانجام دینے والے فقہائے عظام کے اسما ذیل میں مذکور ہیں:

عکرمہ مولیٰ ابن عباس (متوفی ۱۰۵ھ)
طاؤس بن کیسان الیمانی (متوفی ۱۰۶ھ)
حسن بصری (متوفی ۱۱۰ھ)
مکحول مولی بنی ہذیل (متوفی ۱۱۳ھ)
باقر بن علی بن حسین (متوفی ۱۱۶ھ)
حماد بن ابی سلیمان (متوفی ۱۲۰ھ)
عطا ابن ابی رباح (متوفی ۱۱۶ھ)
زید بن علی (متوفی ۱۲۲ھ)
ربیعۃ بن ابی عبد الرحمٰن (متوفی ۱۳۶ھ)
عثمان بن سلیمان (متوفی ۱۴۳ھ)
عبداللہ بن شبرمۃ (متوفی ۱۴۴ھ)
محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ (متوفی ۱۴۸ھ)
جعفر صادق بن محمد باقر (متوفی ۱۴۸ھ)
ابوحنیفہ (متوفی ۱۵۰ھ)
ابن ابی ذئب محمد بن عبد الرحمن (متوفی ۱۵۸ھ)
سفیان بن سعید ثوری (متوفی ۱۶۱ھ)
لیث بن سعد (متوفی ۱۷۵ھ)
مالک بن انس (متوفی ۱۷۹ھ)
عبداللہ بن مبارک (متوفی ۱۸۱ھ)
ابویوسف (متوفی ۱۸۲ھ)
مغیرہ بن عبد الرحمن (متوفی ۱۸۶ھ)
محمد بن حسن (متوفی ۱۸۹ھ)
عبد الرحمن بن قاسم (متوفی ۱۹۱ھ)
زیاد بن عبد الرحمن (متوفی ۱۹۳ھ)
عبداللہ بن وہب (متوفی ۱۹۷ھ)
معن بن عیسیٰ (متوفی ۱۹۸ھ)
امام شافعی (متوفی ۲۰۴ھ)
حسن بن زیاد (متوفی ۲۰۴ھ)
اشہب بن عبد العزیز (متوفی ۲۰۴ھ)
عبداللہ بن حکم (متوفی ۲۰۴ھ)

ابتدائی فقہی ادب

اسلامی فقہی ادب کی تدوین وترویج میں مندرجہ بالا فقہائے کرام کا کردار مرکزی رہا ہے۔ ابتدائی طور پر تحریری صورت میں منصۂ شہود پر آنے والی معروف کتب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

کتاب المجموع (زید بن علی)
کتاب المناسک الحج وآدابہ (زید بن علی)
کتاب السنن فی الفقہ (مکحول شامی)
کتاب المسائل فی الفقہ
کتاب المناسک (قتادۃ بن دعامہ)
کتاب السنن فی الفقہ (عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی)

کتاب الفرائض (عبد الرحمن بن ابی الزناد) کتاب الفرائض (سفیان بن سعید ثوری)

کتاب رای الفقہاء السبعۃ من اہل المدینۃ وما اختلفوا فیہ (عبد الرحمن بن ابی الزناد) (۴)

فقہ اسلامی کی باضابطہ تدوین اور امام ابو حنیفہؒ

حدیث کی فنی تدوین کے بعد ائمہ مجتہدین نے فقہ اسلامی کو باضابطہ طور پر مدون کرنے کی کوششیں شروع کیں۔امام ابو حنیفہ وہ پہلے شخص ہیں کہ جنھوں نے اس کام کا بیڑہ اُٹھایا۔امام شافعی نے فرمایا:

الناس عیال علی ابی حنیفة فی الفقه . . . ما رایت احدا افقه من ابی حنیفه. (۵)

"فقہ میں تمام لوگ امام ابوحنیفہؒ کے عیال ہیں ---اور میں نے ابو حنیفہؒ سے بڑھ کر کوئی فقیہہ نہیں دیکھا۔"

بہت سارے علماء وائمہ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ ہی وہ شخصیت ہیں جنھیں فقہ اسلامی کی باضابطہ تدوین کا سب سے پہلے شرف حاصل ہوا۔علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

ابو حنیفة اوّل من دوّن علم الشریعة لم یسبق احد من قبله (۶)

"(امام) ابوحنیفہؒ وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور اُن سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا۔"

ابن حجر مکی لکھتے ہیں:

انه اوّل من دون علم الفقه و رتبه ابوابا و کتبا علی نحو ما هو علیه الیوم و تبعه مالک فی موطائه (۷)

"امام ابو حنیفہؒ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم فقہ کو مدون کیا اور کتاب اور باب پر اس کو مرتب کیا پھر موطا کی ترتیب میں امام مالکؒ نے انھیں کی پیروی کی۔"

امام ابو حنیفہ نے دوسرے فقہا کی طرح اپنی آرا کو انفرادی سطح پر مرتب کیانہیں بلکہ سیدنا عمر فاروقؓ کے طرز پر شورائی انداز اختیار فرمایا۔علامہ موفق فرماتے ہیں:

فوضع ابو حنیفة مذهبه شوری بینهم لم یستمد بنفسه دونهم (۸)

"امام ابوحنیفہؒ نے اپنے مذہب کی بنیاد شوری پر رکھی اور مجلس شوری کے اراکین سے الگ اپنی انفرادی رائے کو مسلط نہیں کیا۔"

تدوین فقہ کے لیے امام صاحب رحمہ اللہ کو متعدد علوم کے ماہرین مطلوب تھے۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ لکھتے ہیں:

"ایک اور مشکل یہ تھی کہ فقہ زندگی کے ہر شعبے سے متعلق ہے اور قانون کے ماخذوں میں قانون کے علاوہ لغت، صرف ونحو، تاریخ وغیرہ ہی نہیں حیوانات، نباتات بلکہ کیمیا وطبیعیات کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ قبلہ معلوم کرنا جغرافیہ طبعی پر موقوف ہے۔ نماز اور افطار وسحری کے اوقات علم ہیئت وغیرہ کے دقیق مسائل پر مبنی ہیں۔ رمضان کے لیے رویت ہلال کو اہمیت ہے اور بادل وغیرہ ایک جگہ چاند نظر نہ آئے تو کتنے فاصلے کی رویت اطراف پر موثر ہوگی وغیرہ وغیرہ مسائل کی طرف اشارے سے اندازہ ہوگا کہ نماز، روزہ جیسے خالص عباداتی مسائل میں بھی علوم طبیعہ سے کس طرح قدم قدم پر مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاروبار، تجارت، معاہدات، آب پاشی، صرافہ، بنک کاری وغیرہ وغیرہ کے سلسلے میں قانون سازی میں کتنے علوم کے ماہروں کی ضرورت ہوگی۔ امام ابو حنیفہ ہر علم وفن کے ماہروں کو ہم بزم کرتے اور اسلامی قانون یعنی فقہ کو ان سب کے تعاون سے مرتب ومدوّن کرنے کی کوشش میں عمر بھر لگے رہے اور بہت کچھ کامیاب ہوئے۔"[۹]

مجلس تدوین فقہ

تلامذہ کی کثیر تعداد میں سے امام ابو حنیفہ نے چالیس اصحاب کو منتخب کرکے فقہ کے مسائل کو باب وار مرتب کرنے کا کام شروع کیا اور سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد اُمت محمدیہ کو مجموعۂ قوانین کا ایک بے نظیر تحفہ دیا۔ امام صاحب کی مجلس تدوین فقہ کے اراکین کی فہرست ذیل میں مذکور ہے:

۱۔ امام ابویوسف (متوفی ۱۸۲ھ)
۲۔ محمد بن حسن شیبانی (متوفی ۱۸۹ھ)
۳۔ حسن بن زیاد (متوفی ۲۰۴ھ)
۴۔ زفر بن ہذیل (متوفی ۱۵۸ھ)
۵۔ مالک بن مغول (متوفی ۱۵۹ھ)
۶۔ داؤد طائی (متوفی ۱۶۰ھ)
۷۔ مندل بن علی (متوفی ۱۶۸ھ)
۸۔ نصر بن عبدالکریم (متوفی ۱۶۹ھ)
۹۔ عمرو بن میمون (متوفی ۱۷۱ھ)
۱۰۔ حبان بن علی (متوفی ۱۷۲ھ)
۱۱۔ ابوعصمہ (متوفی ۱۷۳ھ)
۱۲۔ زہیر بن معاویہ (متوفی ۱۷۳ھ)
۱۳۔ قاسم بن معن (متوفی ۱۷۵ھ)
۱۴۔ حماد بن ابی حنیفہ (متوفی ۱۷۶ھ)
۱۵۔ ہیاج بن بطام (متوفی ۱۷۷ھ)
۱۶۔ شریک بن عبداللہ (متوفی ۱۷۸ھ)
۱۷۔ عافیہ بن یزید (متوفی ۱۸۱ھ)
۱۸۔ عبداللہ بن مبارک (متوفی ۱۸۱ھ)

۱۹۔نوح بن دراج (متوفی ۱۸۲ھ) ۲۰۔ہیثم بن بشیر سلمی(متوفی۱۸۳ھ)

۲۱۔ابو سعید یحییٰ بن زکریا(متوفی ۱۸۴ھ) ۲۲۔فضیل بن عیاض(متوفی۱۸۷ھ)

۲۳۔اسد بن عمرو(متوفی۱۸۸ھ) ۲۴۔علی بن مسہر (متوفی۱۸۹ھ)

۲۵۔یوسف بن خالد(متوفی۱۸۹ھ) ۲۶۔عبداللہ بن ادریس(متوفی ۱۹۲ھ)

۲۷۔فضل بن موسیٰ(متوفی ۱۹۲ھ) ۲۸۔حفص بن غیاث(متوفی ۱۹۴ھ)

۲۹۔واسع بن جراح(متوفی۱۹۷ھ) ۳۰۔یحییٰ بن سعید القطان(متوفی۱۹۸ھ)

۳۱۔شعیب بن اسحاق(متوفی۱۹۸ھ) ۳۲۔ابو حفص بن عبدالرحمن(متوفی۱۹۹ھ)

۳۳۔ابو مطیع بلخی(متوفی۱۹۹ھ) ۳۴۔خالد بن سلیمان(متوفی۱۹۹ھ)

۳۵۔عبدالحمید(متوفی ۲۹۳ھ) ۳۶۔ابو عاصم النبیل(متوفی ۲۱۲ھ)

۳۷۔مکی بن ابراہیم(متوفی۲۱۵ھ) ۳۸۔حماد بن دلیل(متوفی۲۱۵ھ)

۳۹۔ہشام بن یوسف(متوفی۱۹۷ھ) (۱۰)

امام ابو حنیفہ کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر حمیداللہ رقم طراز ہیں:

"وہ ایک مسئلہ پیش کرتے اور ہر ایک کی معلومات اس کے حل کے لیے دریافت کرتے اوراپنی رائے بھی پیش کرتے اور مہینہ بھر بلکہ اس سے بھی زیادہ تک مناظرہ جاری رہتا اور جب کسی رائے کے دلائل پوری طرح واضح ہوجاتے تو پھر ابو یوسف اس کو لکھ لیتے اور دیگر ائمہ کے خلاف امام ابوحنیفہ نے انفرادی کوشش اور تنہا استبدادی رائے کی جگہ اپنے مذہب کو مشورے پر منحصر کردیا تھا۔"(۱۱)

امام صاحب کی فقہی مجلس میں مذکورہ مسائل اور پیش کی گئی آرا یا دداشتوں کی صورت میں ان کے تلامذہ محفوظ بنا لیتے۔روایات میں امام صاحب کے مدون کردہ مجموعہ کے مسائل کی تعداد کے بارے میں مختلف آرا پائی جاتی ہیں لیکن یہ تعداد بہرحال ہزارہا مسائل پر محیط ہے جوائمہ مجتہدین کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔امام ابو حنیفہ نے تدوین فقہ کے جس اسلوب کو اختیار کیا اسی اسلوب پر بعد والے تمام مجتہدین نے اپنی اپنی فقہ مدون کی۔امام صاحب کا ایک بڑا کام یہ بھی ہے کہ آپ نے تشریعی (احکامی) اور غیر تشریعی احادیث میں امتیاز کیا۔(۱۲) اسی طرح امام صاحب ہی وہ پہلی شخصیت ہیں کہ جس نے کتاب الفرائض اور کتاب الشروط وضع کیں۔ امام ابو حنیفہ کی مجلس فقہ نے جو فقہی مجموعہ تیار کیا تھا وہ پہلی مرتب کاوش تھی کہ جس کو بعد میں ماخذ بنایا گیا لیکن یہ مجموعہ محفوظ نہ رکھا جاسکا۔امام صاحب کے تلامذہ نے ان کے کام کی روشنی میں فقہی ذخیرہ تیار کیا۔(۱۳)

علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

"امام ابو حنیفہ کی تصنیفات کی گمشدگی کی ایک خاص وجہ ہے۔امام صاحب کا مجموعہ فقہ اگرچہ بجائے خود مرتب اور خوش اسلوب تھا لیکن قاضی ابو یوسف وامام محمد نے انھیں مسائل کو اس توضیح وتفصیل سے لکھا ہے۔ہر مسئلے پر استدلال اوربرہان کے ایسے حاشیے اضافہ کیے ہیں کہ انھیں کا رواج عام ہوگیا اور اصل ماخذ سے لوگ بے پروا ہوگئے۔ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ متاخرین نحویوں کی تصنیفات کے بعد فراء ، کسائی، خلیل،ابو عبیدہ کی کتابیں دنیا سے ناپید ہوگئیں حالاں کہ یہ لوگ فن نحو کے بانی اور مدوّنِ اوّل تھے۔" (۱۴)

امام ابو حنیفہ کے شاگردوں میں سب سے پہلے امام ابو یوسف نے متعدد کتب تحریر کیں۔ابن ندیم نے ان کی کتب کی طویل فہرست دی ہے۔ان میں زیادہ شہرت پانے والی کتاب الخراج، اور کتاب اختلاف ابی حنیفہ وابن ابی لیلیٰ ہیں۔امام ابو حنیفہ کا مذہب حنفی مذہب کے نام سے مشہور ہوا۔دورِ تدوین میں فقہ حنفی یا حنفی مذہب کا جتنا ذخیرہ کتب محفوظ ہوا اس میں بڑا حصہ امام محمد کی کتب کا ہے۔فقہ سے متعلق ان کی کتب کی دو اقسام ہیں۔ایک قسم کتب ظاہر الروایہ کے نام سے معروف ہے۔ان کی تعداد چھ(جامع صغیر،جامع کبیر، مبسوط،زیادات،السیر الصغیر، السیر الکبیر) ہے۔دوسری قسم نوادر کے نام سے معروف ہے۔

موطا امام مالکؒ

موطا ،امام مالک رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔اس کو حدیث اور فقہ کی ابتدائی تالیف تسلیم کیا گیا ہے محمد ابو زہرہ لکھتے ہیں:

ویعدہ الاوّل فی التالیف فی الفقہ و الحدیث معًا (۱۵)

"موطا حدیث اور فقہ دونوں کی پہلی تالیف سمجھی جاتی ہے۔"

موطا اپنے مواد، ترتیب اور اسلوب و منہج کے اعتبار سے فقہ اسلامی کی اوّلین تالیف ہے۔ڈاکٹر بلتاجی رقم طراز ہیں:

(الموطا) الذی یعتبر کتاب فقه وان کان یحتوی حدیث رسول اللّٰہ وآثارا عن الصحابة والتابعین، الا ان ترتیبه الفقهی وما دونه مالک فیه من آراء فقهیة باسانیدها و وجهات نظره فیها یقطع بانه کتاب فقه فی الدرجة الاولی (۱۶)

"موطا فقہ کی کتاب شمار کی جاتی ہے اگرچہ اس میں احادیث اور آثار صحابہ و تابعین موجود ہیں مگر

اس کی فقہی ترتیب اور اسکے علاوہ امام مالک کی اسانید کے ساتھ فقہی آرا اور ان کی نکتہ سنجی اس بات کو قطعیت کا درجہ دے دیتے ہیں کہ یہ پہلے درجہ کی فقہ کی کتاب ہے"

محمد ابو زہرہ کے بقول امام مالک نے ۱۴۸ہجری میں موطا لکھنی شروع کی تھی اور ۱۵۹ھ میں یہ مدون صورت میں منظر عام پر آئی یعنی گویا گیارہ سال کی مدت میں موطا تیار ہوئی۔(۱۷) امام مالک کے منہج کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر احمد حسن لکھتے ہیں:

Malik's method in Al-Muwatta is that on each legal topic if available, then from some companion, and lastly the he first relates the relevant Hadith from the Prophet, practice and opinions of the lawyers of Madina, generally the opinion of one of the seven lawyers. He occasionally quotes the precedents left by the Umayyad authorities like Marwan B. Al-Hakam, Abd Al-Malik, and Umar B, Abd Al-Aziz afterwards he states the views of his own school, the people of Medina through certain particular phrases.(18)

"امام مالک ہر قانونی موضوع پر سب سے پہلے دستیاب رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حدیث بیان کرتے ہیں اس کے بعد قول صحابی اور آخر پر فقہائے مدینہ کی رائے یا عمل (عام طور پر فقہائے سبعہ میں سے کسی ایک کی رائے لاتے ہیں) بعض اوقات وہ اموی خلفاء کے عمل سے بھی نمونہ پیش کرتے ہیں۔جن میں مروان بن حکم، عبدالملک اور عمر بن عبدالعزیز شامل ہیں اس کے بعد وہ اپنا مذہب اوراہل مدینہ کا نقطہ نظر مخصوص جملوں میں بیان کرتے ہیں۔ "

امام مالک کی علمی یادگار موطا میں روایات کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے جس کی وجہ امام صاحب سے موطا روایت کرنے والے رواۃ کی کثرت ہے۔محمد فواد عبدالباقی نے مختلف نسخوں سے روایات کو جمع کیا تو ان کی تعداد ۱۸۵۲ہوئی ان روایات میں متصل ومرسل احادیث اور صحابہ وتابعین کے فتاویٰ شامل ہیں۔عمر اشقر لکھتے ہیں:

قال ابوبکر الابہری: جملة ما فی الموطا من الآثار عن النبی وعن الصحابة والتابعین الف وسبع مائة حدیث وعشرون حدیثًا، المسند منها ستمائة حدیث والمرسل مائتان واثنان وعشرون حدیثًا ومن قول التابعین مائتان وخمسة وثمانون وبعض العلماء یعدّ احادیث الموطا اکثرو وبعضهم بعدها اقل والسبب فی ذلک ان رواة الموطا عن الامام مالک کثیرون ویوجد عند بعضهم مالا یوجد عند الآخر وقد تسیر فی عصرنا العلماء الحدیث الاطلاع علی النسخ التی

تمثل الروایات المختلفة وقد جمع محمد فواد عبدالباقی مافی النسخ المختلفة فبلغت احادیث الموطا(۱۸۵۲)حدیثا (۱۹)

"ابو بکر ابہری کہتے ہیں کہ موطا میں جملہ احادیث اور آثار صحابہ و تابعین سترہ سو اور بیس (۱۷۲۰) ہیں جن میں سات سو مسند، دو سو بائیس مراسیل اور اقوال تابعین دو سو پچاسی ہیں۔ بعض علما نے موطا کی روایات کی تعداد زیادہ بتائی ہے اور بعض نے تھوڑی بتائی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ امام مالکؒ سے موطا کے رواۃ کافی سارے ہیں اور بعض کے ہاں جو روایات موجود ہوتی ہیں وہ دوسرے کے پاس نہیں ہوتیں موجودہ دور میں محمد فواد عبدالباقی نے مختلف نسخوں میں موجود روایات کو جمع کیا ہے تو موطا کی احادیث کی تعداد اٹھارہ سو باون تک پہنچی ہے۔"

مالکی مذہبی کی معروف کتاب المدوّنہ بھی ہے جس کے اوّلین مؤلف عبدالرحمن بن القاسم (متوفی ۱۹۱ھ) تھے جب کہ اس علمی یادگار کے راوی ان کے شاگرد اسد بن فرات (متوفی ۲۱۳ھ) تھے۔

محمد ابوزہرہ لکھتے ہیں:

فلما جاء عصر المجتهدین اصحاب المذاهب کان فی البلاد الاسلامیة ثروة من الفتاویٰ والاقضیة والاحکام متنوعة مختلفة النواحی متباینة الاشکال والالوان، فلمالک مجموعة فقهیة ولحمدثی مکة مجموعة من الاحادیث والآثار المرتبطة بالفقه ولاهل العراق فقههم الذی جمع کثیراً من الامام محمد فکانت هذه المجموعات الفقهیة المتنوعة ثروة مثریة من العلم والاستنباط (۲۰)

"اصحاب مذاہب اور ائمہ مجتہدین (دوسری صدی ہجری میں) کے دور میں علمی سرگرمیوں کی بدولت فتاویٰ، قضایااور متنوع احکام کا بیش بہا ذخیرہ جمع ہوگیا تھا۔ امام مالک کا فقہی مجموعہ موجود تھا، فقہی ترتیب سے احادیث و آثار کے مجموعے موجود تھے، اہل عراق کا فقہی ادب موجود تھا (جس کا بڑا حصہ امام محمد نے جمع کیا)۔ غرض یہ سارے متنوع فقہی مجموعے موجود تھے جو علم و استنباط کے بیش بہا ذخائر تھے۔"

موطا کی صحت اور فقہ اسلامی میں اس کے مقام و مرتبہ کے بارے میں شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

لقد انشرح صدری وحصل لی الیقین بان الموطا اصح کتاب یوجد علی وجه الارض بعد کتاب اللہ (۲۱)

"مجھے اس میدان میں شرح صدر اور یقین کا درجہ حاصل ہے کہ بلاشبہ قرآن مجید کے بعد اس سر زمین پر موطا درست ترین (اصح الکتب) کتاب ہے۔"

امام شافعیؒ اور فقہ اسلامی

دبستانِ فقہ کا تیسرا بڑا مذہب امام شافعی (متوفی ۲۰۴ھ) کا ہے جو امام مالک،امام محمد بن حسن (تلمیذ امام ابو حنیفہ) سے بھی استفادہ کرتے رہے اور بعد میں ایک مستقل مذہب کی بنیاد رکھی۔امام صاحب کی خدمات فقہ اسلامی بیش بہا ہیں ان کی تصانیف وتالیفات کی تعداد ۱۱۳اور ۱۴۰کے درمیان ہے۔[۲۲] ابن ندیم نے الفہرست میں امام شافعی۱۰۹کتابوں کا ذکر کیا ہے[۲۳] امام صاحب کے تلامذہ نے ان کی کتابوں کی دوقسمیں بتائی ہیں:

۱۔قدیمہ (جو بغداد مکہ میں تحریر کی گئیں)

۲۔حدیثہ (جو مصر میں قیام کے دوران لکھی گئیں)

امام شافعی کی کتب میں کتاب الام، السنن الماثورہ،الرسالۃ فی اصول الفقہ، مسند اور اختلاف الحدیث زیادہ معروف ہیں۔امام صاحب علم اُصول فقہ کے بانی تصور کیے جاتے ہیں۔انھوں نے متصل سفر کرکے بذات خود اپنے مذہب کی اشاعت کی انھوں نے خود کتب تصنیف بھی کیں اور تلامذہ کو املاء بھی کروائیں۔

اہل السنۃ کے چار معروف فقہی مذاہب کے علاوہ بھی فقہی مذاہب تھے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں یہ بات مقدر نہیں تھی کہ ان کے مذہب کو بقاء واستحکام حاصل ہوسکے۔اس لیے تھوڑے ہی عرصے میں یہ مذاہب ناپید ہوگئے۔دوسری صدی ہجری میں موجود ایسے آئمہ میں معروف نام امام اوزاعی (متوفی ۱۵۷ھ) کا ہے۔اسی طرح ابن ابی کا شمار بھی مستقل فقہاء میں ہوتا ہے۔امام سفیان ثوری(۱۶۱ھ)، ابن یسار (متوفی(۱۷۰ھ) لیث بن سعد (متوفی ۱۷۵ھ) اور یحییٰ بن آدم (متوفی ۲۰۳ھ) بھی فقہی میدان میں مستقل فقہاء شمار ہوتے ہیں۔ان فقہائے عظام کی فقہی آراء کو خود انھوں نے اور ان کے تلامذہ نے محفوظ کیا۔دوسری صدی ہجری میں فقہ اسلامی بھی بیشتر دیگر علوم کی طرح تدوین وتشکیل کی منظم صورت سے ہم کنار ہوا۔

تدوین فقہ کے مناہج

معاصر اسلامی دنیا کے ایک معروف عالم ڈاکٹر حسین حامد حسان فقہ الاسلامی کی تدوین کے مختلف ادوار ومراحل کا مطالعہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ تدوین فقہ کے لیے ائمہ مجتہدین نے تین مناہج اختیار کیے:

- فقہ کی مخلوط تدوین(احادیث،صحابہ وتابعین کے اقوال وآثار کے ساتھ اختلاطی اعتبار سے)
- فقہ کی مجرد تدوین(احادیث وآثار سے مجرد)
- فقہی احکام مع ادلہ تدوین

مذکورہ تین مناہج کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر حسان لکھتے ہیں:

اوّلها۔تدوين الفقه مختلطاً بالاحاديث والآثار واقوال الصحابة والتابعين، ولقد وصل إلينا من هذا المنهج كتاب الموطا الذى دونه الامام مالک بنفسه وجمع فيه فقهه مختلطاً بالاحاديث والآثار وفتاوى الصحابة والتابعين وما تتابع عليه عمل اهل المدينة ومن ذلک ايضاً كتاب الجامع الكبير لسفيان الثورى وكتاب اختلاف الحديث للشافعى رضى الله عنه.

والمنهج الثانى: لتدوين الفقه هو تدوينه مجرداً عن الاحاديث والآثار.

وهو ما اشتهر عن فقهاء الاحناف، ومن ذلک كتاب الخراج الذى دونه ابو يوسف وجمع فيه احكام النظام المالى والادارى للدولة الإسلامية. ومن ذلک ايضًا كتب ظاهر الرواية الستة التى دونها محمد بن الحسن وضمنها فقه ابى حنيفة. وهذه الكتب فهى الاصل والجامع الكبير، والجامع الصغير، والزيادات، والسير الكبير، والسير الصغير وهذه الكتب قد جمعت فقه ابى حنيفة فى اصح الروايات عنه، وقد جمعها الحاكم الشهيد فى كتاب واحد سماء الكافى الذى شرحه شمس الدين ابو بكر محمد بن سهل السرخسى شرحا مطولا فى كتاب اسماه المبسوط...

وهناک طريقة ثالثة فى تدوين الفقه عنى اصحابها بتدوين الاحكام الفقهية مع ادلتها ووجوه دلالة هذه الادلة، ثم مقارنة هذه الاحكام بالآراء المخالفة فى المذاهب الاخرى. وهذه الكتب يطلق عليها كتب الفقه المقارن، لان المقارنة تستلزم ذكر الآراء المخالفة وتفنيدما اعتمدت عليه هذه الآراء من ادلة، بجانب تاييد الراى بالكتاب والسنة والإجماع والقياس وغيرها من طرق الاستدلال الماخوذة من الكتاب والسنة، ومن امثلة الكتب الفقهية التى نهجت هذا المنهج كتاب المبسوط للسرخسى .... ومن هذه الكتب ايضاً كتاب الام للإمام الشافعى رضى الله عنه. (۲۴)

" پہلا طریقہ تدوین کا یہ تھا کہ فقہ اسلامی کو آپ کی احادیث، اقوال و آثار صحابہ و تابعین کے ساتھ خلط کر کے محفوظ بنایا گیا اس طریقے کی نمائندہ مثال موطا امام مالکؒ ہے جس میں امام صاحب نے اپنی فقہی آراء کے ساتھ احادیث، صحابہ و تابعین کے اقوال اور فقہی آراء اور عمل اہل مدینہ، اکٹھا کردیا۔ اسی طریقے کی نمائندہ کتاب سفیان ثوریؒ کی کتاب الجامع الکبیر اور امام شافعیؒ کی کتاب اختلاف الحدیث ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فقہ کو احادیث اور اقوال صحابہ و تابعین سے الگ کر کے مدون کیا گیا او ریہ طریقہ عراقیوں کے ہاں معروف تھا اس طریقے کی نمائندہ کتاب کتاب الخراج (امام ابو یوسفؒ کی) ہے کتب ظاہر الروایہ الستہ اور امام ابوحنیفہؒ کی فقہ کی کتاب بھی اسی طریقے کے مطابق ہے کتب ظاہر الروایہ کو امام حاکم شہید نے الکافی میں اکٹھا کر دیا امام سرخسیؒ نے اس کی مسبوط شرح المسبوط کے نام سے لکھی۔

تیسرے طریقے کے حاملین نے فقہی احکام کو ادلہ اور ان کی وجوہ کے ساتھ مدون کیا پھر ان احکام کا دیگر مذاہب میں موجود مخالف آرا سے موازنہ کیا اس طریقے کے مطابق مرتب ہونیوالی کتب کو کتب فقہ مقارن (مقابلہ و موازنہ) کہا گیا۔اس طریقے کی مثال امام سرخسیؒ کی المسبوط اور امام شافعیؒ کی کتاب الام ہے۔"

فقہ اسلامی کے ساتھ ساتھ اُصول فقہ کی باضابطہ تدوین بھی دوسری صدی ہجری میں ہوئی۔ فقہ اسلامی کی باقاعدہ تدوین کی بنیاد رکھنے والے،امام ابو حنیفہ کی کتاب الرای نامی تالیف کا تذکرہ ملتا ہے لیکن اب یہ کتاب موجود نہیں ہے۔امام محمد کی طرف بھی اُصول کی ایک کتاب منسوب کی جاتی ہے جس کا نام بھی کتاب الرای ذکر کیا جاتا ہے لیکن یہ بھی اب موجود نہیں ہے۔

ماضی قریب میں ابوالحسین بصری معتزلی کی کتاب المعتمد فی اُصول الفقہ چھپ کر منصۂ شہود پر آئی ہے۔اس کتاب میں امام ابو یوسف کی کتاب کا حوالہ موجود ہے۔اس لیے حقیقت یہی ہے کہ اس فن کے بھی مؤسس اوّل امام ابو حنیفہ اوران کے شاگرد ہیں۔اس وقت اس موضوع پر دستیاب قدیم ترین کتاب امام شافعی کی الرسالۃ ہے جو اپنی جامعیت اور مدلل ہونے کی وجہ سے ایک علمی یادگار ہے۔

حاصل بحث

فقہ اسلامی، اسلام کی قانونی جہت کا نمائندہ علم ہے۔اس علم کی بنیادیں قرآن وسنت میں موجود ہیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس علم کی تعمیر و تشکیل کا آغاز فرمایا تھا صحابہ کرام میں فقہ اسلامی کے ماہرین رہے ہیں جنھوں نے اس علم کی آبیاری کی۔پہلی صدی ہجری کے بعد دوسری صدی میں ائمہ فقہ کی غیر معمولی مساعی کی بدولت فقہ کی تشکیل و تدوین کی منظم کاوشیں سامنے آئیں۔فقہ کے ساتھ ساتھ اصول فقہ پر بھی کام کیا گیا۔خاص طور پر حنفی، مالکی اور شافعی مذہب کے ائمہ نے قابل قدر کارنامے سرانجام دیے۔فقہ کی تدوین کے مختلف مناہج اختیار کیے گئے۔دوسری صدی ہجری میں نہ صرف فقہ اسلامی کی تعمیر و ارتقا کی کاوشیں جاری رہیں بلکہ اس کے ساتھ ایک مستقل علم کے طور پر فقہ کی تدوین و تشکیل کا عمل بھی جاری رہا۔جس کے نظائر مقالہ ہذا میں پیش کیے گئے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ مناع القطان، تاریخ التشریع الاسلامی، الریاض، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع،۱۹۹۶ء، ص۲۸۷

۲۔ خضری بک، تاریخ التشریع الاسلامی، بیروت، دارالفکر، ۱۹۶۷ء، ص۱۵۱

۳۔ ابن قیم الجوزیۃ، اعلام الموقّعین عن رب العالمین، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، دارابن الجوزی، ۱۴۲۳ھ، ۲/ ۴۳

۴۔ ابن الندیم، الفہرست، بیروت، دارالمعرفۃ، ل۔ت، ص۳۱۵۔۳۲۰

۵۔ الخطیب البغدادی، تاریخ بغداد، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ل۔ت، ص۳۱۴

۶۔ السیوطی، جلال الدین، تبییض الصحیفۃ، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، ۱۹۹۰ء، ص۲۱

۷۔ ابن حجر، شہاب الدین احمد، الخیرات الحسان، مصر، مطبعۃ السعادۃ بجوار محافظۃ، ل۔ت، ص۳۲

۸۔ موفق مکی، مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، بیروت، دارالہادی، ل۔ت، ص۱۳۳

۹۔ گیلانی، مناظر احسن، امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی، کراچی، نفیس اکیڈمی، س۔ن، ص ۲۵۔۲۶

۱۰۔ رحمانی، خالد سیف اللہ فقہ اسلامی: تدوین وتعارف، ۲۰۰۸، یوپی، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند، ص۹۴۔۹۵

۱۱۔ حمید اللہ، ڈاکٹر محمد، امام ابو حنیفہ کی تدوین قانون اسلامی، کراچی، اُردو اکیڈمی سندھ ۱۹۸۳ء، ص۴۹

۱۲۔ ہاشمی، محمد طفیل ڈاکٹر، امام ابو حنیفہ کی مجلس تدوین فقہ، راول پنڈی، علمی مرکز سیٹلائٹ ٹاؤن، اکتوبر ۱۹۹۸ء، ص ۶۲۔۶۳

۱۳۔ حمیداللہ، ڈاکٹر محمد، امام ابو حنیفہ کی تدوین قانون اسلامی، ص۵۱

۱۴۔ شبلی نعمانی، علامہ، سیرۃ النعمان، آگرہ، مطبع مفید عام، ۱۸۹۲ء، ص ۲۰۳۔۲۰۴

۱۵۔ ابوزہرہ، محمد مالک، بیروت، دارالفکر العربی، ل۔ت، ص۲۲۴

۱۶۔ بلتاجی، الدکتور محمد، مناہج التشریع الاسلامی (فی القرن الثانی الہجری)، المملکۃ العربیہ السعودیہ، لجنۃ البحوث والتالیف والترجمۃ والنشر، ۱۹۷۷ء ۲/۵۵۵۔۵۵۶

۱۷۔ ابوزہرہ، مالک، ص ۲۲۸

۱۸۔ Ahmad Hasan, The Early Development of Islamic jurisprudence, Islamabad Research institute, 2006, p.100

۱۹۔ عمر سلیمان الاشقر، الدکتور، تاریخ الفقہ الاسلامی، عمان، دارالنفائس، ۱۹۹۱ء، ص۹۹

۲۰۔ ابوزہرہ، محمد، الشافعی، بیروت، دارالفکر العربی، ل۔ت، ص۲۴۷

۲۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، المسوی شرح الموطا، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۳ء، ص۲۹

۲۲۔ فواد سیزگن، تاریخ التراث العربی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ادارۃ الثقافۃ والنشر بالجامعۃ، ۱۹۹۱ء، ۳/۱۸۳

۲۳۔ ابن الندیم، الفہرست، ص ۲۹۵۔۲۹۶

۲۴۔ حسین، حامد حسان، الدکتور، المدخل لدراسۃ الفقہ الاسلامی، القاہرہ، شرکۃ الطوبجی للطباعۃ والنشر، ل۔ت، ص۸۵۔۸۷